اور ازراہِ شفقت خود ممبرات کو ہدایات دیتے رہے۔ چنانچہ اب خدا کے فضل سے یہ لجنہ بہت وسیع ہو چکی ہے۔ قادیان سے باہر ہندوستان میں بھی کئی جگہ یہ انجمنیں قائم ہیں۔ اور مرکز کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور بیرون ہند میں بھی خدا کے فضل سے لجنات قائم ہو چکی ہیں۔ مستورات کے متعلق اکثر کام یعنی چندہ وغیرہ لینا اور ان کی عملی اصلاح کرنا۔ اس انجمن کی ممبرات کے ذریعے ہی انجام پاتے ہیں۔

مرکز کی لجنہ تو اس قدر وسیع ہو چکی ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت اس کی ایک ایک شاخ ہر محلہ میں قایم کی جا چکی ہے جہاں ہفتہ وار اجلاس ہوتا ہے۔ اور ایک بڑا اجلاس مرکز میں ہوتا ہے۔ جس میں ہر محلہ کی پریذیڈنٹ اور سکرٹری شامل ہوتی ہیں۔ اور معاملات زیر بحث پر غور کرتی ہیں۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ کہ عورتیں اس قابل ہو سکیں کہ باہم مل کر کام کریں۔ اور محبت بڑھائیں اور علم سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔

صنعتی نمائش

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کی صنعتی نمائش لجنہ کے زیر انتظام ہوا کرتی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی مستورات اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزیں پیش کرتی ہیں۔ جو فروخت کر دی جاتی ہیں۔ اور اصل قیمت دینے والے کو دی جاتی ہے۔ اور اس پر جو منافع حاصل ہوتا ہے۔ اور ٹکٹوں وغیرہ کے ذریعے جو رقم آتی ہے۔ وہ اشاعت اسلام کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ یہ نمایش ان لوگوں کے لئے خدمتِ اسلام کرنے کا بہترین ذریعہ ہے جو گو روپیہ پاس نہیں رکھتے۔ لیکن ہنر جانتے ہیں۔

مدرسۂ خواتین

حضور جب سفر انگلستان سے واپس آئے۔ تو عورتوں کی تعلیم کی خاطر قادیان میں ایک مدرسۂ خواتین جاری کیا۔ جس میں بہت سی عورتیں داخل ہوئیں۔ حضور خود بھی بنفس نفیس اس جماعت کو پڑھاتے، اور جماعت احمدیہ کی بعض اور قابل قدر ہستیاں بھی پڑھائیں۔ اس سے جماعت احمدیہ کی مستورات نے بہت فائدہ اٹھایا۔ قرآن و حدیث اور دیگر علوم سے واقفیت حاصل کی۔ اور بہت سی ایسی بھی تھیں جنہوں نے مولوی کا امتحان پاس کر لیا۔ اور دوسروں کو تعلیم دینے کے قابل ہو گئیں۔ یہ حضور کی اس ہمدردی کا ہی نتیجہ ہے۔ جو حضور عورتوں کے متعلق اپنے دل میں لئے ہوئے ہیں۔

نصرت گرلز سکول کی ترقی

مدرسۃ البنات پہلے صرف پرائمری تک محدود تھا، وہ بھی اعلےٰ پایہ کا نہ تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ہر ممکن ذریعے یہ خواہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتے ہیں کہ عورتوں کی اصلاح ہو جائے۔ اس کو بھی ترقی دی۔ اور مجلس شوریٰ میں دوستوں کے مشورہ سے اس سکول کو مڈل تک بڑھایا گیا۔ اور بعد میں اسمیں ہائی کلاسز قائم کی گئیں۔ اور پھر خدا کا فضل ایسا شامل حال ہؤا کہ اس سکول میں اس کی طالبات نے بی۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ پہلے اس کا نظام بہتر نہ تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ اب اس کی حالت درست ہو رہی ہے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا انتظام بہت اچھا ہے۔ طالبات کو ساتھ ساتھ باقاعدہ دینی تعلیم بھی دیجاتی ہے اور اساتذہ ان کی رُوحانی تربیت میں بھی کوشاں رہتے ہیں۔

دینیات کلاسز کا اجراء

نصرت گرلز سکول میں ہی حضور نے طالبات کو صرف دینی تعلیم کیطرف متوجہ رکھنے کیلئے دینیات کلاسز کا بھی اجراء فرمایا۔ ان کے تین درجے ہیں۔ جس میں قرآن کریم باترجمہ وتفسیر پڑھایا جاتا ہے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وحضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و دیگر کتب سلسلہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ دستکاری، خانہ داری، ہوم نرسنگ سب چیزوں کی ٹریننگ دیجاتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی انگلش بھی ساتھ پڑھائی جاتی ہے۔ تاکہ انگلش طبقہ میں تبلیغ کرنے کے قابل ہو سکیں۔ تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے ہفتہ میں ایک دن میٹنگ منعقد ہوتی ہے۔ جس میں طالبات سے باری باری تقریریں کروائی جاتی ہیں۔ گو ابھی تک صرف ایک جماعت کی طالبات ہی اس کورس سے فارغ ہوئی ہیں۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے یہ کلاسیں بہت مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ طالبات کے اندر خدمتِ اسلام کا ایک نیا جوش پیدا ہو چکا ہے۔ سکول کی دُوسری جماعتوں کی لڑکیوں پر بھی ان کا اچھا اثر ہے۔ انہی جماعتوں کی طالبات نے مل کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک انجمن قائم کی ہے۔ جس کا نام "ناصرات الاحمدیہ" تجویز ہؤا ہے۔ یہ انجمن سکول کے دائرہ کے اندر محدود رہ کر لڑکیوں اور مستورات کی اصلاح کا کام سرانجام دینے کے لئے معرضِ وجود میں آئی ہے۔ گو یہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے اُمید ہے کہ ترقی کرے گی۔ یہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ کا ہی نتیجہ ہے کہ طالبات نہایت آسانی سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو گئی ہیں۔

کارخانہ دستکاری

اسی طرح غریب طبقہ کے لوگوں کیلئے حضور نے لجنہ اماءُ اللہ کو ہدایت دے کر ایک کارخانہ دستکاری قائم فرمایا۔ تا غریب عورتیں محنت کریں۔ اور سوال کی ذلت سے بچیں۔ اور قوم کی ترقی میں روک نہ ہوں۔ جو دولتمند ہو یا اوسط درجہ کی ہو، وہ بھی محنت سے پیسے جمع کرے اور اپنی اقتصادی حالت کو درست کرے۔ یہ کارخانہ دستکاری اب تک قائم ہے۔ اس میں رومال۔ میز پوشس۔ غلاف تکیہ اور اسی قسم کی چیزیں اُجرت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنوائی جاتی ہیں۔ سوال کرنے والوں کو سوال سے روکا جاتا اور محنت سے روزی کمانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اور جو عورتیں تنگدست ہیں۔ وہ اس کارخانہ میں مزدوری کرکے ضروریات مہیا کرلیتی ہیں۔

مجلس مشاورت میں حق نمائندگی

مجلس شوریٰ کے اجلاس وغیرہ پہلے مستورات سُنا کرتی تھیں۔ لیکن ووٹ دینے کا حق ابھی تک نہیں حاصل نہ تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے انہیں رائے دینے کا حق بھی حاصل ہوگیا ہے۔ تمام رجسٹرڈ لجنات اپنی رائے لکھکر مرکز میں بھجوادیتی ہیں۔ جو اسی وقت اجلاس میں سُنا دیجاتی ہیں۔

حال ہی میں حضور کی تحریک کے ماتحت تمام احمدی عورتیں جو ناخواندہ ہیں۔ قرآن کریم پڑھ رہی ہیں۔ اور لکھنا بھی سیکھ رہی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اکثر معمر عورتیں جو قرآن کا شوق رکھتی تھیں۔ لیکن پڑھ نہ سکتی تھیں۔ اب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے ماتحت قرآن سیکھ رہی ہیں۔ اور تھوڑا بہت لکھنے اور اپنا دستخط آپ کرسکنے کی اُن میں قابلیت پیدا ہوگئی ہے۔ اسی طرح وہ نماز باترجمہ پڑھنے کا بھی شرف حاصل کر رہی ہیں۔ اور یہ سب حضور کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ کہ جماعت کی وہ مستورات بھی جو یہ سمجھے بیٹھی تھیں۔ کہ پڑھنے کی عمر گذر چکی ہے۔ اب کچھ نہ کچھ سیکھ رہی اور قرآن کی تعلیم سے بہرہ اندوز ہو رہی ہیں۔

اسی طرح مستورات کو قرآنی تعلیم سے واقف کرنے کے لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بالالتزام ہفتہ کے روز درس دیتے ہیں۔ اب تک دُوسرا دَور قرآن کریم کا ختم ہوچکا ہے۔ حدیث شریف کا درس بھی اب کچھ عرصہ سے حضور ساتھ ہی دیتے ہیں۔ اور نئے نئے لطیف نکات سے ہم ناچیزوں کو آگاہ فرماتے ہیں۔ اور ہمیں اسپر بجا طور پر فخر ہے۔ کہ مردوں میں درس قرآن کریم آج کل نہیں دیا جا رہا۔ لیکن عورتیں باقاعدہ اس برکت سے حصّہ لے رہی ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پاک امام کو جو ہر وقت ہماری ترقی اور اصلاح میں کوشاں رہتا ہے۔ صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کی ہدایات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے ؛

(سلیمہ بیگم بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان)

شانِ محمُود

شانِ محمُود کوئی کیا جانے
صُلحاء جانیں یا خُدا جانے
وہی مسلم ہے مومنِ صادق
جو تجھے دِل سے حق نما جانے
اس کو ہم مانتے ہیں جو تجھکو
مظہرِ شانِ انبیاء جانے

(نسیم حسین ذوقی حیدرآباد دکن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود کی علامات کا صحیح مصداق

میرا قلم ایک بڑی ہستی کے متعلق کچھ لکھنے کیلئے اُٹھا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو ہمیشہ طاقت دے۔ کہ وُہ اپنے آقا کی تعریفیں لکھے۔ بشیر اول کی وفات پر جب بہت لوگوں نے اعتراض کئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ "اے دے لوگو۔ جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو۔ اور خوشی سے اُچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی"۔ یہ روشنی یا نشانِ رحمت وُہی تھا۔ جس کا ذکر خدا تعالےٰ کے الہامات میں ان الفاظ میں موجود ہے۔ کہ "وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وُہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء۔ کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہٰی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خُدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"۔

(اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

ان الہامات میں جس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ اور جسے مصلح موعود، بشیر ثانی، اور محمود کے نام سے بھی الہامات میں یاد کیا گیا ہے۔ وہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

ہمارا پیارا آقا ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ اور پھر اس نے جلد جلد ترقی کر کے ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء کو تختِ خلافت کو زینت بخشی۔ آپ کے متعلق حضرت نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی ع

پسرش یادگارمے بینم

کے الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہوئی تھی۔ جو آپ کے خلیفہ ثانی بننے سے پوری ہوئی۔

پس حضور تمام پیشگوئیوں کا صحیح مصداق ہیں۔ اور بدبخت ہیں وہ جو آپ کی مخالفت کر رہے ہیں:

اے اللہ تو ہمارے آقا مصلح موعود خلیفہ ثانی کو عمرِ دراز عطا فرما۔ اور ہمیشہ آپکو صحت و تندرستی کے ساتھ رکھ:

(خاکسار زبیدہ بیگم سیکنڈ ایر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دار الامان کی شان

کل چڑھ کے سمندِ سعادت پر اِک بستی میں مَیں جا نِکلا
محفوظ سمومِ دَوراں سے۔ مصئون ہجومِ طوفاں سے
ہر وقت نسیمِ جاں پَرور۔ گلیوں میں اسکی چلتی ہے
جاری ہیں چشمے علموں کے۔ بہتی ہیں ندیاں عرفاں کی
اِن چشموں پر ان ندیوں پر رہتا ہے لگا اک میلہ سا
بستے ہیں اس میں جسمانی پر جسم ہیں ان کے نُورانی
کچھ گورے ہیں۔ کچھ کالے ہیں پر سارے اللہ والے ہیں
جو گھر ہے وہ اِک مسجد ہے جو گھر میں ہے سو عابد ہے
تن من میں بھری ہے تجلی سی۔ ہر جی میں لگن ہے ہیتم کی
اِک ماہِ زمیں کے جلوے سے خورشید فلک بے آب ہُوا
اس چاند کے مُکھڑے کی خوبی ہے مہرِ عرب کے پَرتو سے
دُنیا میں غلامِ احمدؑ سے پیدا ہے نمودِ محمدؐ کی
وُہ کالی رات ضلالت کی یاروں نے بسر کی رو رو کے
کیا وحشت تھی تاریکی میں۔ جی ڈرتے پاؤں بھٹکتے تھے
کہتے تھے جس کو تم کا دیں تھا "کدعہ" حدیث پیمبر کا
کہتے تھے دُکان لگائی ہے۔ مرزا نے لُوٹ مچائی ہے
کیا مال ہے؟ مال تمہارا یہ وُہ سینے سے دل لیتے ہیں
دِل دیتے ہیں۔ جاں پاتے ہیں جاں دیتے جاناں پاتے ہیں

جا نِکلا تو معلوم ہُوا۔ فردوسِ بریں میں آ نِکلا
معمُورِ رضائے رحماں سے۔ وُہ گاؤں چھوٹا سا نِکلا
اور کہتی ہے ہر جھونکے میں۔ کیا اپنا بخت رسا نِکلا
ہر قطرہ خیر کثیر ہُوا۔ حکمت کا اک دریا نِکلا
دُنیا کے کونے کونے میں جو پیاسا تھا سو آ نِکلا
یہ خاک سیہ۔ جب پاک ہُوئی ہر ذرّہ اک ہیرا نِکلا
ہر رنگ میں رنگ الٰہی کا اک نقشۂ صدق و صفا نِکلا
کہ عبادت جس کو کہتے ہیں ان لوگوں کا جینا نِکلا
جو نکلا اپنے سینے سے۔ اک مشعل طور دبا نِکلا
وُہ چاند کہ گہنا شب کا ہے۔ نِکلا تو مُنہ کو چُھپا نِکلا
وُہ تاب میں شمسِ ضحیٰ نکلا۔ یہ آب میں بدرِ دجےٰ نِکلا
آخر کو ہم واماندوں میں وُہ پاک مُزکّی آ نِکلا
اب نورِ دین خُدا نے دیا وُہ نشانِ صُبحِ ہُدیٰ نِکلا
کیوں آنکھوں والو فرماؤ کیا سمجھے تھے اور کیا نِکلا
تُم مرزا مرزا کہتے تھے۔ وُہ مہدی وُہ عیسےٰ نِکلا
یاں "تجنیکم" کا سودا تھا۔ جب دیکھا مال کھرا نِکلا
جو اِس بازار میں جا نِکلا وہ جان سے ہاتھ اُٹھا نِکلا
جو مول لگا۔ ناچیز لگا۔ جو مال ملا۔ اعلےٰ نکلا

حقّانی جھوٹ نہیں کہتے اس گاؤں میں آؤ دکھلائیں
کہ غلامِ احمدؑ ختمِ رسل محبوب حبیبِ خُدا نِکلا

(ماخوذ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق الٰہی بشارات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت چلی آئی ہے۔ کہ وہ یکے بعد دیگرے اپنے مقدّس نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ دنیا کو منوّر کرتا ہے۔ سو اسی سنّت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کو آئندہ رونما ہونے والے حالات کے متعلق بذریعہ الہام وکشوف مطلع فرمایا۔ جو اپنے وقت پر پُورے ہو کر آپؑ کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہوئے۔ انہی الہامات میں سے بعض وہ ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات کے ذریعہ پُورے ہُوئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارات دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ :۔

”وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خُدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء۔ کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہُور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالینگے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیاً“ (تذکرہ صفحہ ۱۴۱)

اسی طرح فرمایا۔ ”ایک فرزند قوی الطاقتین۔ کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائیگا۔ وہ اولوالعزم ہوگا۔ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے۔ جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۸۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان بشارات کا اپنے اشعار میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

”بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا“

ان بشارات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مقام کتنا بلند ہے۔ ایسے بابرکت وجود دُنیا کیلئے ایک بہت بڑی رحمت ہوتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جنہیں یہ مبارک زمانہ نصیب ہوا۔ اور اس پاک خلیفہ کی بیعت واطاعت کی انہیں توفیق ملی ٭ (امۃ اللہ)

اطاعتِ خلیفہ کی اہمیت اسلام میں

دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی دو قسم کی مخلوق ہے۔ ایک وہ جو دنیوی دَور کے اختتام تک قائم رہنے والی ہے۔ مثلاً سُورج، چاند وغیرہ۔ دُوسری وہ جو اس دور کے اختتام سے قبل اپنی اپنی اجل کے آنے پر فنا ہو جاتی ہے۔ جیسے حیوانات اور نباتات وغیرہ۔

ان دونوں قسموں میں سے پہلی قسم کی اشیاء چونکہ قیامت تک قائم رہنے والی ہیں۔ اس لئے انکا کوئی قائم مقام نہیں بنایا جاتا۔ لیکن دُوسری قسم چونکہ خود فنا ہو جاتی ہے۔ اسلئے اگر ان چیزوں کا کوئی قائم مقام پیدا نہ کیا جائے۔ تو جو منافع ان سے حاصل ہوتے ہیں۔ دنیا ان سے محروم رہ جائے۔ اسلئے خدا تعالیٰ ان کے منافع کو قائم رکھنے کے لئے۔ انہی کی جنس میں سے ان کا قائم مقام مقرر فرماتا ہے۔ چنانچہ ہر درخت اپنے جیسا درخت اور ہر انسان اپنے جیسا انسان دنیا میں چھوڑ جاتا ہے۔ اور یہ قانون قدرت کا ایسا محکم اصل ہے۔ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ خلافت دراصل اسی قانونِ الٰہی کا ایک نظارہ ہے۔ جو روحانی جماعتوں میں ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ اسلامی اصطلاح کے ماتحت خلیفہ اس شخص کو کہتے ہیں جو نبی یا اس کے خلیفہ کی وفات کے بعد اس کی جماعت کی نگرانی اور حفاظت کے لئے بطور قائم مقام مقرر کیا جائے۔ علامہ ابن خلدون بھی لکھتے ہیں:۔

"اِنَّ حقیقۃ الخلافۃ نیابۃ عن صاحب الشّرع فی حفظ الدین و سیاسۃ الدّنیا" یعنی خلافت کی حقیقت یہ ہے کہ حفاظتِ دین اور سیاستِ دنیویہ میں نبی کی وفات کے بعد اس کا نائب مقرر کیا جاتا ہے۔

انبیاء کی بعثت سے قبل تمام اقوام پراگندگی اور تشتت و افتراق کی زندگی بسر کر رہی ہوتی ہیں۔ نہ ان کا کوئی واجب الاطاعت لیڈر ہوتا ہے اور نہ ان میں شیرازہ بندی ہوتی ہے۔ نبی ان کو متحد کرتا۔ ان کی تنظیم اور شیرازہ بندی کرتا اور سلکِ وحدت میں انکو منسلک کر دیتا ہے۔ پھر نبی کی وفات کے بعد اس کی دلدوز دُعاؤں کے نتیجہ میں پیدا شدہ جماعت کو قائم رکھنے۔ اس سے کماحقہ، کام لینے۔ اور شیرازہ بندی اور مرکزیت کو قائم رکھنے کیلئے خلافت کا وجود ضروری ہوتا ہے۔

غرض خلفاء انبیاء کے فیوض کو دیر تک جاری رکھنے کا واحد ذریعہ اور شجرِ نبوّت کا لذیذ ترین پھل ہوتے ہیں۔ خلافت کوئی نئی چیز نہیں۔ بلکہ ابتدائے آفرینش سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے۔ چنانچہ خلافتِ اولیٰ کے حامل حضرت آدم علیہ السّلام تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے نسل انسانی میں خلافت کی بنیاد رکھی۔ اسکے بعد یہ سلسلہ چلتا چلا گیا۔ جیساکہ رسول کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما کانت النبوۃ قط الا تتبعھا خلافۃ۔ یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں جس کے بعد خلافت نہ ہوئی ہو۔

اسی سُنّت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم خلیفہ ہوئے۔ اور اسی سُنّت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے خدا نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کھڑا کیا۔ جو چھ سال تختِ خلافت پر متمکن رہے۔ اور جب آپ بھی وفات پا گئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے یہ ردا عطا فرمائی۔

وہ آیات جن سے خلافت کی اہمیت ثابت ہے۔ اگرچہ بہت ہیں۔ مگر مَیں صرف ایک آیت قرآنی درج کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝

اس آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل سات امور کا بالوضاحت ذکر فرمایا ہے:۔

۱۔ مومنوں سے وعدۂ خلافت۔

۲۔ خلفاء کی مماثلت پہلے خلفاء سے۔

۳۔ خلفاء کے مسلک کی تائید۔

۴۔ خلفاء کے زمانہ میں پیدا شدہ خوفوں کو امن سے بدلنا۔

۵۔ خلفاء کا توحید پرست ہونا۔

۶۔ خلفاء کا غیر اللہ سے مستغنی ہونا۔

۷۔ خلفاء کے منکرین اور ان کا انجام۔

ان سات اُموروں میں سے پہلے چار امور کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر لی ہے۔ اور اگلے دو امور کو خلفاء کا نشان قرار دیا ہے۔ اور آخری بات منکرین خلافت سے وابستہ ہے

خلیفہ دراصل نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ وہ قوم کے انتشار و تشتت کو اتحاد و یگانگت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ وہ بتا دیتا ہے کہ نبی کی وفات کے ساتھ اس کا کام ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ وہ جاری رہیگا یہاں تک کہ اپنی تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

ترقی کی عموماً دو قسمیں ہوتی ہیں۔ مادی یا رُوحانی۔ مادی ترقی بھی ہمیشہ ملک کے بہترین دل و دماغ رکھنے والے لیڈروں کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہے۔ اور رُوحانی ترقی بھی خُدا تعالیٰ کے مامورین اور ان کے خلفاء کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

تاریخ ادیان کا علم رکھنے والی بہنیں جانتی ہیں۔ کہ انبیاء اپنی قوموں کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنے کے لئے آتے ہیں۔ حقیقی کامیابی اور غلبہ ان کی جماعتوں کو خلفاء کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جب بھی کسی قوم میں کمزوری اور ناتوانی کے آثار پیدا ہوئے۔ ہمیشہ اس کا باعث اطاعت و فرمانبرداری کا فقدان ہوا۔ یہ وہ نور ہے۔ کہ جتنا جتنا کسی قوم کے اندر موجود رہا۔ اسی قدر اُس نے ترقی کی۔ اور جب بھی تکبّر اور نخوت میں آ کر کسی قوم نے اس سے رُوگردانی اختیار کی۔ اور اس کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا اسوقت اس کی قوت و شوکت میں بھی زوال آ گیا ؛

خلافت کی بنیاد محض اس بات پر ہے۔ کہ اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ وَّیُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِہٖ۔ یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے۔ اور مومن اس کے پیچھے دشمن سے لڑائی کرتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء ع ۸) اسی طرح فرمایا۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ یعنی اللہ کی رسّی (خلافت) کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور تفرقہ مت کرو۔

پس ہماری ہر حرکت خلیفۂ وقت کے احکام کے تابع ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اطاعت ہی کامیابی کی کلید ہے۔ خلیفہ کی اطاعت میں خدا کی اطاعت اور اسکی نافرمانی میں خدا کی نافرمانی ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ مِنْ بَعْدِیْ۔ یعنی تم میری اور میرے خلفاء کی سُنّت کو جو راشد اور مہدی ہوں گے مضبوطی سے پکڑنا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خلیفہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنیوالا قرآن کریم کی اصطلاح میں فاسقوں کے زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

پس یاد رکھو ۔

کوئی چون و چرا حکمِ خلیفہ میں نہیں جائز\
یہی نکتہ کریگا دین و دُنیا میں تمہیں فائز\
کرو قربان ہر اک پیار کو تُم اس پیارے پر\
نچھاور کر دو ہر اک چیز کو ادنیٰ اشارے پر

(آنسہ حمیدہ بیگم درجہ ثانیہ قادیان)

ترانۂ عقیدت

بُدرِ مُنیر بن کر چمکیگا ماہِ انور\
محمُود ابنِ مہدی ہوگا جہاں کا افسر\
نُورِ نظر دُلارا۔ مہدی کا بیٹا پیارا\
سارے جہاں میں یکتا۔ رتبے میں سب سے برتر\
مُولیٰ کی نصرتوں سے پروان چڑھ رہے ہیں\
گلزارِ احمدی کے یہ سرو اور صنوبر\
مصری و مستری نے شورش کے بل پہ چاہا\
بُستانِ احمدی کو ناپید کر دیں یکسر\
نادان یہ کہیں کے اتنا مگر نہ سمجھے\
محمُود کی کماں میں اب لڑ رہے ہیں لشکر\
وہ پیلے پیلے چہرے جو زرد ہو رہے تھے\
ایمان کی ضیا سے اب ہو رہے ہیں احمر\
اب سوچتے ہیں سب وہ۔ فتنے مٹائیں کیونکر\
بچے ہوں یا وہ بوڑھے۔ خدام ہوں یا افسر

(ملک صلاح الدین خالد قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے کارنامے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد غیر احمدیوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں میں یہ شور پڑ گیا۔ کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کب گوارا تھا۔ کہ اپنے پیارے اور برگزیدہ نبی کے سلسلہ کو نامکمل چھوڑے۔ سو آپؑ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالے عنہ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے اور آپ نے چھ سال تک خلافت کی۔ اور جب آپؓ بھی وصال پا گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ "مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ اور اسکے ذریعے سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے"۔ حضورؑ کے لختِ جگر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور وہ بیج جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مقدس ہاتھوں سے بو گئے تھے۔ آپکے عہدِ خلافت میں بڑھا پھولا اور پھلا۔ یہانتک کہ اس کی شاخیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق زمین کے کناروں تک پہنچ گئیں۔ چنانچہ آج دُنیا کے اکثر ممالک میں احمدیہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔ اور احمدیت خدا تعالےٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔

پھر منارۃ المسیح جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے رکھی تھی آپکے عہدِ مبارک میں ہی پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اسی طرح آپکے عہد میں ہی مرکز تثلیث میں خدائے واحد کا گھر بنا اور وہاں پانچوں وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صَدا گونجنے لگی۔

پھر حضور نے جماعت احمدیہ کی ترقی کیلئے تحریک جدید جاری فرمائی۔ جس کا مقصد سادہ زندگی بسر کرنا۔ کفایت شعاری اختیار کرنا۔ بے یار و مددگار لوگوں کی مدد کرنا۔ اور فضول خرچیوں کو پسِ پشت ڈال کر اور روپیہ پیسہ بچاکر دینی کاموں میں اسے صرف کرنا ہے۔

پھر حضور نے جماعت احمدیہ کے ہر فرد بشر کیلئے یہ امر لازمی قرار دے دیا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ ضرور تعلیم حاصل کرے۔ اور کوئی آدمی ایسا نہ رہے جو اَن پڑھ ہو۔ حضور کی یہ تحریک بھی مقبول ہُوئی۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ساری جماعت کے نوّے فیصدی احباب تعلیم یافتہ ہیں۔ اور جو باقی ہیں۔ وہ بھی آہستہ آہستہ لکھنا پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔

اسی طرح قادیان کی آبادی میں ترقی آپکے عہد سعادت کا ایک زریں کارنامہ ہے۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی طرف سے احمدیت کے استیصال کیلئے جسقدر منظم کوششیں ہُوئیں پہلے کبھی نہ ہوئی تھیں۔

پھر حضور نے ہندوستان سے قومی تنانہ عات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُور کرنے کے لئے ایک ایسا طریقہ پیش کیا ہے جس کی آج تمام دنیا مداح ہے۔ یعنی حضور نے سیرۃ النبیؐ اور سیرت پیشوایانِ مذاہب کے جلسوں کی داغ بیل ڈالی جس میں تمام مذاہب کے پیرو اپنے اپنے پیشواؤں کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ اور اس طرح باہمی تباغض و تنافر دُور ہو کر محبت بڑھتی اور منافقات کا سدّباب ہوتا ہے؛

غرض حضور کا عہد تاریخ احمدیت کا ایک سُنہری باب ہے۔ خُدا تعالےٰ اس عہد کو لمبا کرے۔ اور ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس کی برکات سے بہرہ اندوز ہوتے رہیں؛

(ناصرہ نسرین بنت شیخ عبدالحق صاحب اوورسیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ــــــ اور ــــــ تعلیم نسواں

جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا۔ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا لیکن اس سلسلۂ خلفاء میں خلافت ثانیہ کے دور کو جو اہمیت حاصل ہے۔ وہ بے مثال ہے کیونکہ اس دور کی برکات نہایت وسیع ہیں۔

مَیں نے تو دیکھا ہے۔ تعلیم نسواں ہی کیلئے ہی جو سلسلہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جاری کیا ہے۔ وہ برابر ترقی کر رہا ہے اور حضور کی توجہ اس طرف ایسی مبذول رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ قوی امید ہے۔ کہ نہ صرف مدرسۂ بنات اپنی تکمیل کو پہنچ جائیگا۔ بلکہ اس کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس کا قیام بھی کسی وقت عمل میں لایا جائیگا۔ اسی طرح تعلیم کے ساتھ تربیت کا سامان بھی مکمل ہوگا۔ اور تربیت بھی وہ جس سے آئندہ احمدی عورتیں اپنی زندگی سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف کر سکیں۔ اور احمدی مردوں کیلئے بہترین رفیق حیات بن سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دینی تعلیم اور مستورات کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے کے لئے خود یہ تکلیف گوارا فرمائی۔ کہ کچھ عرصہ تک نمونہ کے طور پر عورتوں کو تعلیم دیتے رہے۔ اور جہاں تک میرے معلومات ہیں۔ حضور کی خلافت کے زمانہ میں اور کسی مدرسہ کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ کہ حضور نے خود کسی مدرسہ کے لڑکوں کو پڑھایا ہو۔ پس اس مدرسے کی طالبات بالخصوص دینیات کلاسز جسقدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کم ہے۔

پھر حضور نے اپنی خلافت کے تقریبًا ہر سال ہماری تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ فرمائی اور جماعت کو ان امور کے متعلق بار بار تحریک فرمائی۔

غرض مَیں بلا خوف تردید کہہ سکتی ہوں کہ حضرت

امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت پر پچیس سالوں میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ حضور کے فیض عام سے اس مدرسہ اور اسکی طالبات اور دیگر نوع نسوانی نے حصّہ نہ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس فیض رساں وجود کو زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے اور ہمیں اس پچیس سالہ جوبلی کے بعد اس سے ہزار چند زیادہ علمی اور روحانی فیوض کے حصول کا موقعہ دے۔

آپ ہی کے عہد میں لجنہ اماء اللہ قائم ہوئی اور آپ ہی کی زوردار تحریکوں سے خواتین کے اندر قربانی کرنے کی ایسی عظیم الشان روح پیدا ہوئی۔ کہ مخالف لوگ بھی اس کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

برلن میں جب مسجد احمدیہ بنانے کے لئے حضور نے تحریک فرمائی۔ تو صرف احمدی خواتین نے ایک لاکھ کے قریب روپیہ اکٹھا کر دیا۔ اور یہ قربانی کا ایسا شاندار نمونہ ہے کہ اس کی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے سوا اور کہیں نظر نہیں آ سکتی۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دورِ خلافت میں بے انتہا ترقیات سے حصّہ وافر عطا فرمایا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا فضل ہے۔ کہ ہم اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

(فائزہ بیگم درجہ ثانیہ)

خلافتِ ثانیہ کے عہد میں

دینیات کلاسز کا اجراء

ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں اپنے بابرکت عہد خلافت میں ہزاروں ایسے کام کئے ہیں جو ٹھوس اور فائدہ مند ہونے کے لحاظ سے مستقل صورت میں قائم ہو گئے ہیں۔ وہاں حضور نے طبقۂ نسواں کی دینی تعلیم کا ایسے شاندار رنگ میں اجراء فرمایا ہے۔ کہ اس کے لئے طبقۂ نسواں جتنا بھی آپ کا شکر گذار ہو تھوڑا ہے۔

نصرت گرلز سکول میں گو دینی تعلیم کا پہلے بھی کسی قدر خیال رکھا جاتا تھا۔ مگر دین سیکھنے کی حقیقی غرض نامکمل سی رہ جاتی تھی۔ کیونکہ لڑکیوں کو باقی مضامین کی طرف بھی توجہ رکھنی پڑتی تھی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لمبے تجربہ کے بعد لڑکیوں کو دینیات سکھانے کیلئے علیحدہ دینیات کلاسز کا اجراء فرمایا۔ تاکہ انہیں ہر قسم کی دینی تعلیم دلائی جائے۔ اور اس طرح ایسی مبلغ لڑکیاں سکول سے فارغ ہو اکریں جو اپنے اپنے حلقہ اثر میں یا جہاں جہاں وہ رہیں قلمی ولسانی تبلیغ کرتی رہیں۔

ان کلاسز میں قرآن کریم بالتفسیر پڑھایا جاتا ہے۔ احادیث اور فقہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مقدسہ و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر علماء

سلسلہ کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اور معمولی انگریزی بول چال بھی سکھائی جاتی ہے ساتھ ہی گھریلو کام یعنی خانہ داری حفظانِ صحت اور سلائی کی بھی تعلیم دیجاتی ہے۔ گویا کہ لڑکیاں تین سال میں علاوہ مبلغ بننے کے سگھڑ بیوی کہلانے کی بھی حقدار ہو جاتی ہیں۔

(طاہرہ درجہ ثالثہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانِ خلافت کا بدرِ منوّر

انبیاء کرام انسانی قلوب میں ایمان کا بیج بونے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ اور ان کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی طرح لوگ عالم ارضی سے مُنہ موڑ کر عالم سماوی سے رشتہ جوڑیں۔ اور تعلق باللہ پیدا کریں لیکن کوئی نبی بھی دنیا میں ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہا اور نہ رہ سکتا ہے۔ اس لئے جب نبی اپنا کام کر کے رحلت فرماتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا دوسرا ہاتھ دکھاتا ہے۔ اور اس پودے کی آبیاری اور نگہبانی کیلئے جو نبی کے ہاتھ سے بویا گیا ہوتا ہے خلفاء کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔ خلیفہ نبی کے کاموں کی تکمیل کرتا اس کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کرتا اور جماعت کے شیرازہ کو منتشر نہیں ہونے دیتا بلکہ اسے ایک نظام کے ماتحت رکھتا ہے۔

خلیفہ اگرچہ مامور نہیں ہوتا لیکن اُس کا انتخاب خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ کہ جس نے انتخاب خلافت کے بعد نافرمانی کی وہ فاسق اور عہد شکنی کرنیوالا ہے۔

موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی اس سنّت کے پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور جب آپؑ اپنا کام ختم کر کے دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے تو آپؑ کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور حضرت امیر المومنین نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپؓ نے چھ سال کی خلافت کے بعد جب انتقال فرمایا تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر پر خلافت کا جگمگاتا ہوا تاج خدا تعالیٰ نے رکھا۔ آپ کے زمانہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اسقدر ترقی ہوئی۔ کہ کیا اپنے اور کیا مخالف سب عش عش کر اٹھے۔ اور حیران رہ گئے۔ کہ جسے ہم ناتجربہ کار بچہ تصور کرتے تھے۔ وہ کس شان و شوکت اور تندہی کیساتھ خدمتِ اسلام کر رہا ہے۔

خلافتِ ثانیہ کی ابتداء ایسے وقت میں ہوئی جبکہ دشمنانِ صداقت شیرازۂ احمدیت کے بکھیرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اور گو دشمن بظاہر بہت بڑی تعداد میں تھا اور وابستگان خلافت کم۔ مگر وہ خدا جس نے احمدیت کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہوئی تھی۔ اس کو کسی طرح گوارا نہ ہوا۔ کہ یہ حالت قائم رہے۔ چنانچہ اس نے مبایعین کو ترقی پر ترقی دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کو پورا کیا۔ کہ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد" خلافتِ ثانیہ کے پچیس سالہ مبارک دور میں سلسلہ

(از حکیم عبداللطیف صاحب ۔ [illegible])

احمدیہ کو جو ترقیات حاصل ہوئی ہیں۔ آج ہم اسی خوشی میں جوبلی منا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر عرصہ دراز تک قائم رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے عورتوں پر احسانات

از قلم محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب

معاشرتی نقطہ نگاہ سے انسان کا پہلا مرکز

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ انسانی زندگی کا معاشرتی اور اقتصادی نقطۂ نگاہ سے پہلا مرکز گھر ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ قوموں کی معاشرتی خوبیوں اور اخلاقی خصوصیات کی کسوٹی بھی گھر ہی ہے۔ گویا انسانی کیریکٹر اور قومی کیریکٹر دونوں کی پیدائش گھر میں ہوتی ہے۔ کیونکہ آئندہ نسلوں کی یا ان لوگوں کی جو بعد میں اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے قوم کے ستون بنتے ہیں تربیت کا زیادہ تر باعث گھریلو زندگی ہی ہوتی ہے اور اسی وجہ سے عورت کو گھر کی ملکہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے اگر عورت کی حیثیت اور اس کی اہمیت کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے۔ تو اس کے مفہوم کے اندر ہمیں بہت سے مطالب اور فرائض نظر آتے ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ آیا احمدی قوم نے اس حقیقت کو سمجھا یا نہیں۔ اور اگر سمجھا تو کس کے وجود کے طفیل۔

کشتی احمدیت کا ناخدا

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جو نئے نت نئے اقتصادی اور معاشرتی انقلابات کی وجہ سے نامور ہو چکا ہے۔ احمدیت کی ناؤ کو بچانے والا ایک ہی ناخدا ہے۔ اور وہ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات ہے۔

موجودہ زمانہ کے معاشرتی اور اقتصادی انقلابات کا ایک باعث طبقہ نسواں میں اپنے لئے آزادی اور برابری حاصل کرنے کا لا انتہا جذبہ ہے۔ یہ غلط آزادی وہ فطرت کے اصول کے خلاف گامزن ہو کر حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ ایسے جذبہ کو ابھارنے والی وہ غلط تعلیم ہے جو آج کل لڑکیاں سکولوں اور کالجوں میں حاصل کر رہی ہیں۔

رائج الوقت تعلیم کے نقائص

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلا اور عظیم الشان احسان جو عورتوں پر کیا۔ وہ یہ ہے کہ حضور نے اپنی جماعت کی عورتوں کو موجودہ دور کی رو میں بہ جانے سے محفوظ رکھا۔ اور یہ سراسر خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ایسے پُرخطر زمانہ میں جماعت احمدیہ میں ایک ایسے شخص کو کھڑا کیا جس نے اپنی حسن تدبیر سے اپنی قوم کی عورتوں کو غلط راہوں پر چلنے سے بچا لیا۔ اور جماعت کی عورتوں کی تربیت کے لئے صحیح طریقہ تعلیم کو رواج دے کر ان پر بہت بڑا احسان فرمایا۔ اب جوں جوں دنیا مروجہ تعلیم کے نقائص سے واقف ہوتی جائے گی۔ تعلیم نسواں کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اصلاحات دوسری اقوام کی حکومتوں کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی مشعل راہ کا کام دیں گی۔ اور اس طرح آپ نہ صرف جماعت کے لئے بلکہ تمام نسوانی دنیا کے لئے محسن عظیم ثابت ہوں گے انشاء اللہ العزیز

دینیات کلاسز کا اجراء

آپ کے عہد مبارک میں ہی قادیان میں ایک ایسی درسگاہ قائم کی گئی ہے جہاں لڑکیاں اعلیٰ دنیوی تعلیم سے مستفیض ہونے کے علاوہ دینی تعلیم کے زیور سے بھی مزین ہو رہی ہیں۔ چنانچہ حضور کی ہدایات کے مطابق مدرسہ بنات میں دینیات کلاسز کا اجراء ہوا جو بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ ان کلاسز میں انہیں دین کے متعلق ضروری تعلیم پورے اہتمام کے ساتھ دی جاتی ہے۔

پس حضور کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جب کہ دنیا میں ایسے سکولوں اور کالجوں کی کمی نہ تھی جہاں خواتین اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتیں حضور نے خاص قادیان میں ایسا سکول جاری کیا جس کا منشاء نہ صرف خواتین احمدیت کو مغربیت کے نقصان رساں رنگ میں رنگین ہونے سے بچانا اور اعلیٰ تعلیم کے فوائد سے بہرہ ور کرنا ہے۔ بلکہ جماعت کی عورتوں میں ان کی ذمہ واریوں کا احساس پیدا کر کے اور پھر قربانی ہمدردی اور رواداری کی روح پیدا کر کے صحیح معنوں میں قوم احمدیت کے گھروں کی حاکم تیار کرنا ہے۔ انہیں ایسے طریقے سکھانے ہیں۔ جن سے وہ بحیثیت گھر کی ملکہ ہونے کے اپنے گھر کے نظام کو احسن طور پر سرانجام دے سکیں۔

ہمارے محسن نے لوگوں پر واضح کر دیا ہے۔ کہ عورتوں کی مروجہ تعلیم کا نصاب ایسا ہے۔ جو ان کو نسوانیت کی خصوصیات سے غافل رکھتا ہے۔ اور اس راستہ پر لے جاتا ہے۔ جو خلاف فطرت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تعلیمی نصاب نسوانی ضروریات اور احمدیت کی خصوصیات کے مطابق ہو۔ نیز آپ نے متعدد بار فرمایا کہ جب تک مادریت اور خانہ داری نسوانی خصوصیات کے اہم عناصر رہیں گے۔ اسوقت تک ہمارا ہر وہ نصاب جو ان کی طرف سے غافل ہے غیر موافق اثرات پیدا کرتا رہے گا۔

چنانچہ حضور کی جاری کردہ سکیم کے مطابق ان تمام باتوں کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ اور امید قوی ہے۔ کہ ایسی تعلیم حاصل کر کے احمدی عورتیں دوسری تعلیم یافتہ خواتین کی طرح مردوں کی خصوصیات پر قابض ہونے کی کوشش کر کے اپنے گھروں کو خوشی اور طمانیت کی لذت سے خالی رکھنے کی بجائے مشاغل زندگی کی کشمکش میں اپنی ذمہ واریوں کو جو ان پر بطور احمدی خواتین کے عائد ہوتی ہیں۔ صحیح معنوں میں پورا کرنے والی ہونگی اور یہ ایک بہت بڑی برکت ہے۔ جو جماعت کی عورتوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شبانہ روز کوششوں سے حاصل ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ کا قیام

پھر عورتوں کی تعلیمی درسگاہ قائم کرنے کے علاوہ حضور نے لجنہ اماء اللہ قائم کر کے جماعت کی عورتوں میں اطاعت نظام کی روح پیدا کی۔ اور نظام ایسی چیز ہے جس کے بغیر کسی قوم کی ترقی محال ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کا منشاء عورتوں میں تنظیم پیدا کرنے کے علاوہ ان میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی صلاحیت پیدا کرنا اور عورتوں میں صنعت و حرفت کو رائج کرنا بھی ہے۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ نے اپنے میدان عمل میں سرگرمی پیدا کر کے عورتوں میں معاشرتی اور خانگی اصلاحات کی طرف جو توجہ کی ہے وہ بہت نتیجہ خیز ہے۔ اور یہ بھی حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah